اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
MARCH 2024
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 357
Regd. # MC-1177

رِسالہ مُبارکہ

(فارسی)

تَرجَمۃُ مَکتُوبِ النَّبِیِّ الْاَہلِ فِی تَعزِیَّۃِ وَلَدِ مُعاذِ بنِ جَبَلٍ

مُترجِم وشارِح

اَلْبَحرُ الطَّمطامُ

شیخ مُحقق شاہ عبدالحق مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
متوفی ۱۰۵۲ھ

اردو ترجمہ بنام

غم گُسار آقا کی غمگساری، مُعاذ بن جبل کے ساتھ

تَرجمہ و تقدِیم بعُنوان "حدیثِ معاذ بن جبل پر ایک طائرانہ نظر"

غلام جیلانی چاچڑ نقشبندی
(فاضل جامعہ انوار العلوم ملتان)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

"رِسالہ مُبارکہ"

تَرْجَمَۃُ مَکْتُوْبِ النَّبِیِّ الْاَھْلُ (فارسی)
فِیْ تَعزِیَّۃِ وَلَدِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلْ

مُتَرْجِمْ و شارِحْ

اَلْبَحْرُ الطَّمْطَامُ

شیخ مُحقق شاہ عبدالحق مُحدِث دہلوی

متوفی ۱۰۵۲ھ

اُردو ترجمہ بنام

غم گُسار آقا کی غمگساری، مُعاذ بن جبل کے ساتھ

تَرْجمہ و تَقْدِیْم بعُنوان "حدیثِ معاذ بن جبل پر ایک طائرانہ نظر"

غلام جیلانی چاچڑ، نقشبندی

(فاضل جامعہ انوار العلوم ملتان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہل سنت، پاکستان

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب: تَرجَمۃُ مَکتُوبِ النَّبِیِّ الاَھَلِ فِی تَعزِیَۃِ وَلَدِ مَعَاذِ بنِ جَبَلٍ اَلبَحرِ الطَّمطَامِ
مُصنّف : شیخ مُحقِّق شاہ عبد الحق مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ
ترجمہ بنام: غم گسار آقا کی غمگساری، مُعاذ بن جبل کے ساتھ
ترجمہ وتقدیم بعنوان: حدیث معاذ بن جبل پر ایک طائرانہ نظر
مترجم ومُحشی: مولانا غلام جیلانی چاچڑ زید علمہ
سن اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ/ مارچ ۲۰۲۴ء

ناشر: جمعیت اشاعت اہل سنت (پاکستان)
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی،
فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! مکتوب نگاری کا سلسلہ بہت قدیم ہے انبیاء کرام علیہم السلام مختلف ملکوں کے بادشاہوں کو اللہ وحدہ لاشریک کی وحدانیت اور اپنی اطاعت قبول کرنے کے لئے مکتوب لکھ کر روانہ کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کا ملکہ سبا کو خط لکھنا اور اس کا خط ملنے پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا ذکر قرآنِ مجید میں موجود ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسلام کی سربلندی کے لئے وقت کے سلاطین کو خطوط ارسال کئے اور اس کے لئے صحابہ کرام سے مشاورت بھی فرمائی ۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کی واپسی پر ۶ ذی الحجہ بادشاہوں کے نام دعوتِ اسلام پر مشتمل خطوط بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو صحابہ کرام سے مشاورت فرمائی۔ ایک مشورہ یہ بھی دیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس خط پر مہر نہ ہو سلاطین کو قابلِ اعتماد نہیں سمجھتے حتیٰ کہ ایسے خطوط کو پڑھتے بھی نہیں۔ اس مشورے کی تعمیل ہوئی اور ایک انگوٹھی تیار کروائی جو مہر کی شکل میں تھی اور اسی میں ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔

قیصر وکسریٰ کی جانب خطوط کا ذکر صحیح بخاری میں ملتا ہے ۔ الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلاطین کے نام خطوط روانہ فرما کر ان کو دینِ اسلام کی دعوت دی اور یہ بھی واضح کردیا کہ رعایا کا گمراہ وبددین ہونا حکمرانوں پر عائد ہوتا ہے اور بادشاہ وسلاطین کی ذمہ داری ہے کہ وہ رعایا کو اللہ وحدہ لاشریک کی وحدانیت اور بمطابق آسمانی کُتب،

(۱)(۲)(۳)(۴) (مکتوباتِ نبوی ص ۳۶، مولانا سید محبوب رضوی)

صحائف ، نبی کریم ﷺ کی رسالت کو بصدقِ قلب تسلیم کریں اور دامن اسلام میں آ جائیں۔

آپ ﷺ کے خطو کتابت کا سلسلہ صرف سلاطین تک محدود نہ رہا بلکہ یہ مدینہ منورہ سے اور دُور رہنے والے (غلامانِ مصطفیٰ ﷺ) صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بھی خطوط روانہ فرما کر ان کی دل جوئی فرماتے۔ ان خوش نصیب صحابہ کرام میں سے ایک صحابی حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کی طرف نبی کریم ﷺ نے نوازش نامہ ارسال فرمایا جسے شیخ محقق نے فارسی قالب میں ڈھال کر اس کا نام ''مکتوب النبی الاحل فی تعزیۃ ولد معاذ معاذ بن جبل'' رکھا اور پھر اسے اردو زبان میں حضرت علّامہ غلام جیلانی چاچڑ نقشبندی صاحب نے بہترین ترجمہ کیا اور حواشی تحریر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اور اس رسالے کو ادارہ ہذا اپنے سلسلہ اشاعت نمبر 357 پر شائع کر رہا ہے ۔

ابو ثوبان مفتی محمد کاشف مشتاق عطاری نعیمی
دار الاِفتاء جامعۃ النّور
جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

انتساب

راقم اپنی اس حقیر سی کاوش کو اپنے جملہ شیوخ واساتذہ
کے وسیلے سے اپنے ممدوح شیخ مُحدِّث اور آپ کے جملہ
شیوخ واساتذہ بالخصوص غوّاص بحرِ حقیقت

شیخ عبدالوھاب حنفی متّقی

خلیفۂ اجل، برھان العاشقین

شیخ علی متّقی، حنفی مکی ہندی

کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔

"شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا"

نیازمند
غلام جیلانی چاچڑ

☆☆☆

عرضِ مُتَرجِم

"کسی مفکر کا قول ہے کہ خطوط انسانی زندگی کے آئینہ دار ہوتے ہیں"(۱)

"مکتوب نگاری کی سب سے بڑی خوبی یہ بیان کی جاتی ہے کہ اُس میں ایجاز و اختصار ہو لطافت ہو اور اس میں اُنس و موانست کی ایسی فضا پائی جائے جس سے یوں محسوس ہو کہ ایک شخص براہ راست کہہ رہا ہے اور دوسرا سن رہا ہے۔"(۲)

"مکتوبات نبوی میں لطافت ہے۔ انشا پردازی ہے، ایجاز و اختصار ہے، اُنس و محبت کی فضا ہے۔ جملے عموماً چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دریا کوزے میں بند کر دیا ہے۔"(۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکاتیب عام طور پر بہت مختصر ہوتے ہیں ان میں لفظ و بیان کے بجائے سادگی اور حقیقت پسندی کا طرز نمایاں ہے۔ مکاتیب نبوی میں حشو و زوائد کا کہیں دُور تک گزر نہیں ہے۔ یہ مقدس تحریریں روح پرور بھی ہیں اور ایمان افروز بھی یہ جہاں اپنی فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں وہاں ان میں وہ گہرائی اور کشش بھی ہے جو لکھنے والے کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔ ان کے چند لفظوں میں جو کشش ہے وہ ایک پورے دفتر میں نہیں مل سکتی ملاحظہ فرمائیے۔(۴)

حضور سرور سروراں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک نے اسلام کی سربلندی کے لیے جہاں بادشاہانِ وقت کو مکتوبات ارسال فرمائے وہاں مدینۃ النبی سے دُور رہنے والے بعض غلامان کو بھی اس سعادت عظمیٰ سے نواز کر اُنھیں سربلند کیا۔ حضرت سیدنا معاذ بن جبل کا شمار بھی ان خوش بخت غلاموں میں ہوتا ہے جن کی طرف نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوازش نامہ ارسال فرمایا جسے شیخ محقق فناء فی الرسول شخصیت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے فارسی قالب میں ڈھالا اور "مَكْتُوْبِ النَّبِيِّ الْأَهْلَ فِيْ تَعزِيَّةِ وَلَدِ مُعَاذِبْنِ جَبَلْ" کے دلرُبا نام

سے موسوم فرمایا پھر اس نامۂ مبارک کو اُردو جامہ پہنانے کی سعادت راقم الحروف کو دورِ جوانی میں اس وقت نصیب ہوئی جب یہ مُفلس فی العلم ترجمہ نگاری کی نزاکتوں اور اُصول وضوابط سے مطلقاً بے خبر تھا۔ البتہ یہ خیال ضرور دامن گیر ہوگا کہ آقا و مولا جناب سیدنا و مرشدنا و مولانا محمد مصطفی ﷺ کا مکتوبِ گرامی ہے جس کا ترجمہ و شرح ایک عاشق رسول کے عطر بیز قلم سے وجود میں آیا ہوا ہے مقدر یاوری کرے تو یہ مختصر مگر جلیل الشان کارِ ہنر ایک بے ہنر انسان سے سرانجام پائے اسی پاکیزہ جذبے سے سرشار ہو کر قلم برداشتہ ہوا اور اس میدان میں کود پڑا مگر اس سنگلاخ میدان کی ناہمواریوں کے باعث اسپ قلم ٹھٹھک گیا شاعر اسلام حفیظ جالندھری یاد آ گئے۔

ارادے باندھتا ہوں سوچتا ہوں توڑ دیتا ہوں
کہیں ایسا نہ ہو جائے کہیں ویسا نہ ہو جائے

کہاں برکۃ الرسول فی الہند کا خامہ عنبر فشامہ اور کہاں ایک مسافرِ بےنوا، جو ان پُر پیچ راہوں کی پُر خار جھاڑیوں سے اسپ قلم کو بچا کر منزل کو پا سکے سرائیکی زباں کے امرء القیس، شاعرِ ہفت زباں مشہور صوفی چشتی بزرگ خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں۔

پندھ اڑانگے دلڑی تانگھے اَوکھے وصل دے سانگے
ملن مہانگے کوجھے لانگے چولا بُوچھرد گھانگھے [1]

اپنے مرشدِ گرامی سیدنا پیر طریقت سید مرید قلندر بخاری متوفی ۱۴۰۱ھ م اور اساتذہ کی ارواحِ طیبہ کی روحانی مدد سے یہ مختصر مگر اہم کام کے لیے حوصلہ بڑھتا گیا اور کام آسان ہوتا گیا۔ یوں فارسی سے اردو ترجمہ وجود میں آیا۔ زیر نظر مکتوب نمبر ۵۹ ''اخبار الاخیار مع مکتوبات'' میں شامل ہے، شیخ مُحقق (رحمۃ اللہ تعالی علیہ) نے اپنے نور نظر اور جانشیں علامہ نور الحق مشرقی کو اس وقت ارقام فرمایا تھا جب وہ ''آگرہ'' میں منصبِ قضا پر براجمان تھے۔ کتابِ ہذا (اخبار الاخیار مع مکتوبات) مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر (پاکستان) کی طرف

---

[1] (دیوان خواجہ فرید ص554، کافی نمبر ۱۴ ترجمہ و تحقیق خواجہ طاہر محمود کوریجہ)

سے مُنصّۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی تھی مگر سنِ اشاعت کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ دورانِ ترجمہ یہی فارسی متن میرے پیشِ نظر رہا، اسے نئی کمپوزنگ کے ساتھ شائقینِ فارسی ادب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ حیرت ہے کہ دَورِ شباب میں کیاہُوا یہ مختصر سا کام ایک عرصہ دراز نذرِ تغافل رہا۔ جونہی بے پیر بڑھاپے کی گرفت کاوقت آیا اور اُس نے قدم جمانا چاہے تو مجھے اِن اوراقِ پریشاں کو سلجھانے اور اُن پر نظرِ ثانی کا خیال آیا ایک بار پھر توجہُ کامل سے پڑھا۔ اور قطع برید سے کام لیا۔ چونکہ مکتوب ہذا علماء ومُحدِّثین کی نظر میں مختلف فیہ ہے اس لیے آئمہ مُحدِّثین کی تحقیق کی روشنی میں فنی اعتبار سے اپنی دانست کے مطابق جو کچھ بھی ہو سکا اسے آشکار کیا۔ اُمید ہے اصحاب علم وقلم میری علمی لغزشوں سے چشم پوشی فرمائیں گے۔ شیخ مُحقق رحمۃ اللہ علیہ کے بعض احوال و آثار قلم بند کیے۔ ادارہ جمعیت اشاعت اہلسنّت کراچی (پاکستان) منصب افتاء کے رئیس وسرپرست شعبہ حدیث کے شیخ الحدیث ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی نقشبندی مجدّدی مدظلہ العالی، محترم حضرت علاّمہ مولانا عرفان احمد ضیائی بانی ادارہ ہذا اور "جامعۃ النور" کے شعبۂ درس نظامی کے مہتمم حضرت علاّمہ مختار اشرفی زیدہ شرفہٗ اور اراکین نے اشاعت کے جملہ کٹھن مراحل سے گزار کر خاص وعام تک پہنچا کر احسان عظیم فرمایا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور نافع خلائق بنائے آخر میں ان تمام علماء اور کرم فرماؤں کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات سے وقت نکال کر میری اس کاوش کو نہ صرف پڑھا بلکہ اپنی قیمتی آراء سے بھی نوازا۔

نیازمند

غلام جیلانی چاچڑ نقشبندی

☆☆☆

مختصر تعارف

''مجمع الفضائل شخصیت''

برکۃ رسولِ اللہ فی الہند، شیخ الشیوخ فی علماء ہند، فضیلت پناہ، امام اہل سنت شیخ محقق شاہ محمد عبدالحق قادری مُحدِّث دہلوی ۱۰۵۲ھ (رحمۃ اللہ علیہ) کو خداوند عالم نے علومِ ظاہری و باطنی میں ایک خاص مقام اور خدمت دین کی بدولت وہ عزت و رفعت اور شہرت دوام عطاء فرمائی کہ اب آپ کے تعارف کیلیے قلم برداشتہ ہونا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ آپ شہر دہلی میں ۹۵۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ماشاء اللہ! حیرت انگیز حافظہ کے مالک تھے، سات، آٹھ سال میں دن رات محنت کر کے علوم دینیہ حاصل کیے ذہانت وفطانت کا یہ عالم تھا کہ خود اساتذہ حیران رہ جاتے اور کہتے۔

''ہم تم سے استفادہ کرتے ہیں، ہمارا تم پر کوئی احسان نہیں''

سترہ (۱۷) سال کی عمر میں مُروّجہ علوم سے فراغت پائی پھر ایک سال میں قرآن پاک حفظ کیا۔ ابتداء والد ماجد سے بیعت ہوئے پھر انہی کے حکم پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت موسیٰ پاک شہید (رحمۃ اللہ علیہ) کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ مکہ معظّمہ میں حضرت شیخ عبدالوہاب متقی (رحمۃ اللہ علیہ) سے فیضان حدیث حاصل کیا۔ راہ سلوک کے کئی منازل طے کیے اور بیعت خلافت سے بھی مشرف ہوئے۔ حضرت شیخ متقی (رحمۃ اللہ علیہ) نے چاروں سلاسل میں اجازت عطاء فرمائی۔ واپس آ کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خواجہ باقی باللہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے فیضانِ نقشبند سے مستفید ہوئے۔

خواجہ محمد صادق ہمدانی نے "کلماتُ الصّادقین" میں لکھا ہے کہ شیخ مُحدِّث نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے روحانی اشارے پر حضرت خواجہ باقی باللہ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی۔

شیخ مُحدِّث خود ہی ''زبدۃ الآثار منتخب بہجۃ الاسرار'' میں لکھتے ہیں کہ "مجھے خواب میں

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول مقبول ﷺ کے اشارہ پر مرید کیا تھا اور بیعت ہونے کے بعد حضور سرور کائنات ﷺ نے بزبان فارسی بشارت دی تھی" کہ "بزرگ خواہی شُد" حضرت شاہ ابوالمعالی قادری (رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ ہمیشہ ہی روحانی تعلق استوار رکھا۔ آپ کی حیاتِ سعید خدمتِ دین بالخصوص تدریس وتحریر اور خدمتِ حدیث سے عبارت رہی ہے۔ ہزاروں تشنگانِ علوم کو شرابِ علم وعرفان سے سیراب کیا۔ مختلف علوم وفنون پر گراں قدر علمی وتحقیقی کُتُب دائرۂ تحریر میں لائے۔ مشہور تصانیف درج ذیل ہیں۔

(۱) اشعة اللمعات شرح مشکوۃ (۴، جلد) (فارسی)
(۲) لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح (۲، جلد) (عربی)
(۳) شرح سفر السعادت (فارسی)
(۴) مدارج النبوۃ (فارسی)
(۵) أخبار الأخیار (فارسی)
(۶) جَذْبُ القلوب إلی دیار المحبوب (فارسی)
(۷) تکمیل الإیمان (فارسی)
(۸) شرح فتوح الغیب (فارسی)
(۹) ماثبت بالسنة (عربی)
(۱۰) تحصیل التعرّف فی معرفة الفقه والتصوّف (عربی)
(۱۱) فتح المنان فی تائید مذهب النعمان (عربی)
(۱۲) مرجُ البحرین فی الجمع بین الطریقین (فارسی)

۲۱ ربیع الاوّل ۱۰۵۲ھ کو چورانوے سال کی عمر میں یہ مجمع الفضائل شخصیت خدا کے حضور جا پہنچی۔ نمازِ جنازہ آپ کے فرزندِ ارجمند وجانشین شیخ نورالحق مشرقی نے پڑھائی۔

نیاز مند
غلام جیلانی چاچڑ نقشبندی

حدیث معاذ بن جبل پر ایک طائرانہ نظر

مشہور مورّخ حافظ شمس الدین محمد بن علی بن طولُون الدِّمشقی ۹۵۳ھ کی تحقیق کے مطابق حضور تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ کے مکتوبات طیبات کی تعداد جو آپ نے مختلف اوقات میں شاہان وقت اور اپنے بعض صحابہ کو ارسال فرمائے "26" ہے جسے انہوں نے اپنی کتاب "اَعْلَامُ السائلین عن کُتُب سَیّد المرسلین" میں نقل فرمائے۔

آپ ﷺ کے مکتوبات میں سے ایک مکتوب قارئین کے پیشِ نظر ہے۔ جس کا فارسی ترجمہ و شرح شیخ الشیوخ فی علمائے ہند شیخ مُحقِّق شاہ عبد الحق مُحدِّث دہلوی حنفی متوفی ۱۰۵۲ھ نے ارقام فرمائی۔ یہ نامۂ معتبر کُتُب احادیث مثلاً مستدرک امام حاکم، حلیۃ الاولیاء، طبرانی فی الاوسط والکبیر، مجمع الزوائد للہیثمی، حصن حصین از امام شمس الدین جزری وغیرہم (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) میں منقول ہے۔

یہ خط حضور سرورِ سروراں ﷺ کی ذات ستودہ صفات نے اپنے جلیل القدر فقیہہ صحابی حضرت سیّدنا معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو ان کے فرزند ارجمند کے انتقال کے موقع پر بطورِ تعزیت اُس وقت تحریر فرمایا جب وہ یمن میں قیام پذیر تھے۔ قارئین کی توجہ اس جانب مبذول کرانا بھی لازم سمجھتا ہوں کہ مکتوب ہذا علمائے حدیث کے نزدیک معتبر و مستند اسناد سے ثابت نہیں اس لیے مختلف فیہ ہے۔ یہاں تک کہ امام ابو الفرج عبد الرحمن ابن جوزی ۵۹۷ھ اور حافظ ذہبی ۷۴۸ھ نے تو اسے موضوع قرار دے دیا۔ دلائل ملاحظہ فرمائیے: حافظ ذہبی لکھتے ہیں۔

"قُلْتُ ذَا مَنْ وَضَعَ مُجَاشِع" [1] میں (ذہبی) کہتا ہوں: اِسے مجاشع بن عمرو نے اپنی طرف سے ہی گھڑ لیا ہے۔

حدیث معاذ بن جبل کو صاحبِ مستدرک امام حاکم، "مجاشع بن عمرو" کے طریق سے

---

[1] (المستدرک مع التلخیص کتاب معرفۃ الصحابۃ جلد: ۳ ص ۲۷۳، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد ذہبی ۷۴۸ھ)

لائے اور "مجاشع بن عمرو" کو کثیر علماء جرح و تعدیل نے کذاب 'متروک' منکر الحدیث اور مُتّھم بالوضع قرار دیا جیسے امام عقیلی' امام ابن حبان' امام ابن معین اور صاحب "تنزیہ الشریعۃ" ابوالحسن ابن عراق الکنانی ۹۶۳ھ [1] وغیرہ

"صاحب حلیۃ" امام ابونعیم فرماتے ہیں:

"ولیسَ مُحمَّدُ بنُ سعیدٍ و مُجاشِعٍ مِمّن تُعتَمَدُ رِوایاتُهُما و تفارِیدُھما"

"محمد بن سعید اور مجاشع اس پائے کے راوی نہیں کہ جنکی روایات و مفردات پر اعتماد کیا جائے" [2]

اکثر علماء کے نزدیک سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صرف ایک ہی فرزند عبدالرحمٰن تھے۔ جنکا انتقال اپنے والد کے روبرو ملک شام میں طاعون کی وباء کے باعث ہوا لہذا بعض مُحققین علماء اس نامۂ مبارک کی نسبت اِلی الرسول کے سرے سے قائل ہی نہیں اور اس مکتوب کو جعلی قرار دیتے ہیں۔

جبکہ بعض جلیل القدر علمائے حدیث کے نزدیک اس نامۂ مبارکہ کی کچھ اصل ضرور ہے جو شاید حدیثِ معاذ کو وضع کے زمرے میں نہ آنے دے۔

قائلین میں سے امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف حاکم نیشاپوری [3] ۴۰۵ھ امام سلیمان بن احمد طبرانی ۳۶۰ھ، صاحب مجمع الزوائد، امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی ۸۰۷ھ' اور امام شمس الدین جزری (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) نے اسے نقل فرمایا:

جب حاکم کی اس روایت سے علامہ ذہبی اور حافظ ابن جوزی نے اتفاق نہ کیا تو فن

---

[1] تَنْزِیۃُ الشَّرِیْعَۃِ الْمَرْفُوْعَۃِ عَنِ الاحادیثِ الشنِیْعَۃِ الْمَوْضُوْعَۃِ، ۱/۹۹

[2] اللہ والوں کی باتیں اردو، ترجمہ حلیۃ الاولیا امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی ۴۳۰ھ

[3] امام حاکم نیشاپوری نے حدیث معاذ بن جبل ذکر کرنے کے بعد سند کے اعتبار سے اسے "حسن و غریب" کہا ملاحظہ فرمایئے (مستدرک حاکم جلد: ۳، ص: ۲۷۳)

حدیث کے مشہور امام جلال الدین سیوطی (رحمۃ اللہ علیہ) نے ابن جوزی پر تعاقب فرمایا اور ابن جوزی کی موضوعاتِ کبیر سے سینکڑوں احادیث کو موضوعات کی فہرست سے خارج کر دیا امام سیوطی نقد و جرح اور اُصول وفن حدیث کے معتبر امام تسلیم کیے جاتے ہیں آپ نے "التعقبات علی الموضوعات" کے نام سے امام ابن جوزی کی کتاب الموضوعات سے تین سو 300 احادیث نکالیں جو درحقیقت موضوع نہیں تھیں مگر علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بزعم خویش موضوعات میں شمار کیا۔ ابن جوزی [1] رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک حاکم کی 130 احادیث کو موضوع قرار دیا۔ ان میں سے ایک حدیثِ معاذ بن جبل بھی ہے امام سیوطی حدیثِ معاذ بن جبل کو "تعقبات علی الموضوعات" میں حدیث نمبر ۹۷ کے تحت لائے علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق راویانِ حدیث محمد بن سعید اَلْمَصْلُوْب کو کذاب "مجاشع بن عمرو" کو "واضعِ حدیث" اور اسحاق بن نَجِیح کو کذاب کے الفاظ سے ذکر کیا پھر امام ابن جوزی کا یوں تعاقب فرمایا:

قُلْتُ (السیوطی) "اَخرَجَ الحاکم فی المستدرک حدیث معاذ بن جبل من طریق مجاشع و قال حسن غریب" یعنی میں (جلال الدین سیوطی) کہتا ہوں کہ اسے حاکم "مجاشع" کی سند سے لائے اور حدیث کو حَسَن غریب کہا۔[2] اسی طرح امام سیوطی "اللآلی المَصْنُوعة" میں درج بالا روایت لائے پھر روایت مجاشع کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

قُلتُ: رِوَایَۃُ مُجاشِع أَخْرَجَهَا الطَّبْرَانِیُّ وَ أَبُوْ نُعِیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ

---

[1] ابن جوزی نے احادیث میں تساہل پسندی' تعصب وعدوان اور عجلت سے "کتاب الموضوعات" میں ضعیف' حسن بلکہ صحیح احادیث پر عقلی ونقلی شواہد کے بغیر یوں ہی حکم وضع لگا دیا۔ بایں وجہ جمہور علما جیسا کہ ابن صلاح' عسقلانی' سیوطی' ابن اثیر' زمخشری شافعی اور علامہ پرہاروی وغیرہ نے اُن کا تعاقب کیا۔

[2] (تعقبات السیوطی علی موضوعات ابن الجوزی ص۹۸ (حدیث نمبر ۹۷) نیز اس کا دوسرا نام النکت البدیعات علی الموضوعات ہے۔) محقق ڈاکٹر عبداللہ شعبان (دار مکہ مکرمہ)

وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيْبٌ "پھر ابو نعیم کا یہ قول بھی لائے۔

"قال كُلّ هٰذه الروايات ضَعِيفَةٌ [1] " لَا تَثْبُتُ [2]

مؤلف حصن حصین امام شمس الدین محمد ابن الجزری نے حضور ﷺ سے منقول

---

[1] امام احمد رضا خاں لکھتے ہیں: إذا قيل. "حديث ضعيف فمعناه لم يصح إسنادُه على الشرط المذكور لَا أنَّهُ كذب فى نفس الأمر لجواز صدق الكاذب "ملخصاً" تدريب الراوى شرح تقريب النووى "(فتاوی رضویہ ج:5 ص490)

"کسی حدیث کو ضعیف کہا جائے تو معنی یہ ہیں کہ اس کی اسناد شرط مذکور پر نہیں نہ یہ کہ واقع میں جھوٹ ہے ممکن ہے جھوٹے نے سچ بولا ہو"

امام موصوف مزید لکھتے ہیں: "ليس معنى الضعيفِ الباطلَ فى نفس الأمر بل ما لَمْ يَثْبُتْ بالشروط المعتبرة عند أهل الحديث مع تجويزِ كونه صحيحاً فى نفس الأمر "

ترجمہ: "ضعیف کے یہ معنی نہیں کہ وہ واقع میں باطل ہے بلکہ یہ کہ جو شرائط اہل حدیث نے اعتبار کیں وہ اُن پر نہیں اس کے ساتھ جائز ہے کہ واقع میں صحیح ہو۔" (فتح القدیر باب صفۃ الصلاۃ، فتاوی رضویہ جلد:5 ص490)

[2] (الف) (اللآلى المصنوعة فى الاحاديث الموضوعة. كتاب الموت والقبور، ج:۲، ص۳۵۵)

(ب) علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۳۹ھ "کوثر النبی" میں لکھتے ہیں مسئلہ، صِيَغُ القَدْحِ فى الحديث آخرُها "لا يَثْبُتُ" ذكر السخاوى عن ابن الحجر قال لا يَلْزَمُ منهُ الْوَضْعُ لان الثابت يشتمل الصحيح فقط والضعيفَ دُوْنَهُ (انتهى) (كوثر النبى و زلال حوضہ الروى) امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ رسالہ "منير العين فى حكم تَقْبِيْلِ الإبهامين" میں فرماتے ہیں:

علامہ طاہر پٹنی صاحب مجمع بحار الانوار "تذکرۃ الموضوعات" میں سند الحفاظ، عسقلانی سے ناقل ان لفظ "لايثبت الوضع فَانّ الثابت ليشتمل الصحيح فقط و الضعيف دُوْنَهٗ" یعنی کسی حدیث کو بے ثبوت کہنے سے اسکی "موضوعیت" ثابت نہیں ہوتی کہ ثابت تو وہی حدیث ہے جو صحیح ہو اور ضعیف کا درجہ اس سے کم ہے۔ (تذکرۃ الموضوعات، بحوالہ فتاوی رضویہ جلد:5 ص442 رضا فاؤنڈیشن)

"البتہ" اگر کسی سند میں کوئی راوی وضع حدیث سے متہم ہو تو حدیث موضوع ہو گی، امام احمد رضا خان امام بدر الدین زرکشی پھر محقق جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں "لو ثبت جهالتُه لم يَلْزَمْ أن يَّكُونَ الحديث موضوعاً مالم يكن فى اسناده من يُتَّهَمُ بالوضع "

(اللآلى المصنوعه. فتاوٰى رضويه ج:5 ص446)

ادعیہ واذکار پر مشتمل ایک مستند مجموعہ احادیث زیبِ قرطاس کیا اور اس میں یہ مکتوب گرامی لائے ۔ جبکہ خطبۂ کتاب میں یوں ارقام فرمایا۔ یہ بھی (قارئین حصن حصین) کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں (اپنی بصیرت اور ذوق حدیث کی بنا پر) امید کرتا ہوں کہ اس کتاب کی تمام حدیثیں درست ہوں گی ۔ [1]

امام طبرانی کی مُحدِّثانہ شان ہر صاحب علم پر عیاں ہے۔ امام نورالدین علی بن ابوبکر الہیثمی جیسے جلیل القدر امام حدیث بھی "طبرانی الاوسط والکبیر" کو معتبر حوالہ جان کر حدیث معاذ بن جبل "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" میں لائے اور سند میں واقع، مجاشع بن عمرو کو وضاع حدیث کی بجائے "ضعیف" کہا امام ہیثمی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں: "رَوَی الطبرانی فی الکبیر والاوسط ففیہ مجاشع بن عمرو وھوضعیف" [2]

شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی علمی جلالت پر فتاوٰی رضویہ شاہد وعادل ہے۔ اصول حدیث پر آپ کی مُحدِّثانہ شان ملاحظہ کرنی ہو تو آپ کی کتاب "منیر العین فی حکم تَقْبِیْلِ الْاِبْہَامَیْنِ" کا مطالعہ ضروری ہے امام موصوف فرماتے ہیں:

امام شمس الدین ابوالخیر محمد محمد ابن الجزری استاد امام الشان امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "حصن حصین" میں فرمایا:

---

[1] (دیباچہ۔۔۔۔۔ ترجمہ خطبۂ حصن حصین اور مقصد تالیف ص ۲۱۰۳) ترتیب جدید ترجمہ حواشی۔ مولانا محمد ادریس میرٹھی

حاشیے میں کتاب کے مترجم ومُحشی موصوف رقم طراز ہیں مُصنف کی مراد "صحیح احادیث" سے درست اور قابل اعتماد حدیثیں ہیں خواہ علم اُصول حدیث کی اصطلاح کے اعتبار سے وہ صحیح ہوں' خواہ حسن، خواہ قابل عمل ضعیف احادیث ہوں اس لیے کہ خود مؤلف علیہ الرحمۃ امام حدیث ہیں ان کا قول صحت حدیث کے باب میں حجت اور سند ہے چنانچہ مؤلف علیہ الرحمۃ "مفتاح" شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں ہم نے کوئی ایسی حدیث "حصن حصین" میں ذکر نہیں کی جو قابل اعتماد نہ ہو جیسا کہ ہم نے کسی بھی باب میں کوئی صحیح حدیث چھوڑی نہیں ہے۔ (حاشیہ از مترجم کتاب حصن حصین، ص ۲۲)

[2] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔ کتاب الجنائز بابُ التَّعْزِیَۃ)

فَلْیُعْلَمْ اِنِّیْ اَرْجُو اَن یَّکونَ جمیعُ مافیہ صحیحاً

معلوم رہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ اس کتاب میں جتنی حدیثیں ہیں سب صحیح ہیں

(فتاوٰی رضویہ: ج5 ص ۴۶۸)

امام الموصوف نے "منیر العین" میں طالب تحقیق وصاحب تدقیق کے لیے چند نافع و سودمند، افادات، زیب قرطاس فرمائے افادہ یازدہم میں فرمایا: "بارہا موضوع یا ضعیف کہنا صرف ایک سند کے اعتبار سے ہوتا ہے نہ اصل حدیث کے"۔

اسی کے تحت حدیث حاکم وابن مردویہ کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت معاذ بن جبل کی طرف تعزیت نامے کا ذکر کیا اور اس بات کی توثیق کے لیے عمدۃ المحدثین مُلّا علی قاری کی "حرزثمین شرح حصن حصین" کا حوالہ دیا لکھتے ہیں:

حدیثِ حاکم و ابنُ مَرْدُوَیْہ، میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ تعزیت نامہ ارسال فرمایا مولانا علی قاری رحمہ الباری اس کی شرح حرزثمین میں لکھتے ہیں "صرّح ابنُ الجوزی بأنّ ھٰذا الحدیثَ موضوعٌ" ابن جوزی نے تصریح کی ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

"قُلت یُمْکِنُ أن یّکون بالنسبة إلی إسنادہٖ المذکور عندہ موضوعاً" [1]

میں (مُلّا علی قاری) کہتا ہوں ممکن ہے اس مذکورہ سند کے اعتبار سے ان کے نزدیک موضوع ہو۔

نیز موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں:

"ما اختلفوا فی انہٗ موضوع ترکتُ ذکرہ للحذر من الخطر

---

[1] (حرزثمین شرح حصن حصین" ملا علی قاری حنفی مکی رحمۃ اللہ علیہ)

الاحتمال ان یکون موضوعًا من طریق و صحیحًا من وجه الآخر[1]

ترجمہ: جس حدیث کے موضوع ہونے میں مُحدِّثین کا اختلاف ہے تو میں نے اس حدیث کا ذکر اس خطرہ کے پیش نظر ترک کیا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ ایک سند کے اعتبار سے موضوع ہو اور دوسری سند کے اعتبار سے صحیح ہوگی۔

علماءِ مُحدِّثین کی ان تصریحات کے بعد اگر خود، مترجم مکتوب ہذا یعنی شیخ مُحقِّق شاہ عبد الحق مُحدِّث دہلوی کی ذات گرامی کی مُحدِّثانہ شان کو دیکھا جائے کہ ایسے جلیل القدر امام نے اگر مکتوب ہذا کے ترجمہ پر قلم اُٹھایا تو یقیناً یہ امر اس بات پر غماز ہے کہ آپ کے نزدیک بھی رسول اللہ ﷺ کا یہ نامہ مبارک بجانب معاذ بن جبل حق، سچ اور صحت پر مبنی ہے اگر چہ کسی مصلحت یا عدیم الفرصتی کی بناء پر اس پر دلائل قائم نہ فرمائے۔

یہاں پر یہ شبہہ وارد ہوسکتا ہے کہ حدیثِ معاذ بن جبل کے متعلق ابن جوزی کی بیان کردہ سند کے علاوہ دوسری اور کوئی سند موجود ہی نہیں جس پر اعتماد کرلیا جائے تو جواباً عرض ہے کہ صحتِ حدیث کے لیے اگر چہ کچھ اور ثبوت نہ سہی محض اہلِ علم کا قول بھی کافی ہوتا ہے۔ امام احمد رضا خاں "تعقباتِ سیوطی" کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس بابت صرف اہل علم کا قول ہی کافی ہے اگر چہ اور کوئی سند موجود نہ ہو جس پر اعتماد کیا جا سکے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

قد صرّح غیر واحدٍ بأنّ من صحة الحدیث قول أهل العلم به وإنْ لّم یکن له اسناد یعتمد علی مثلِی[2]

آخر میں نتیجہ الافادات کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں اگر بالفرض کسی معتمد امام کے کلام میں حکم وضع واقع ہو تو وہ صرف کسی خاص سند کی نسبت ہوگا نہ اصل حدیث پر جس کے

---

[1] (الأسرار المرفوعة فی أخبار الموضوعة، ص۴۲۵، ۴۲۶، مکتبه العلمیة بیروت لبنان)

[2] (رسالہ مبارکہ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" فتاوی رضویہ جلد:5 ص ۴۶۹)

لیے کافی سندیں موجود ہوں۔[1]

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق یہ خیال ذہن میں آتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے انہیں خود ہی یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تھا۔ کم و بیش دو سال بعد واپسی پر جب مدینے تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہو چکا تھا۔ پھر کچھ عرصہ شہر محبوب میں قیام کیا اور شام چلے گئے۔ وہاں ہی آپ کے فرزند عبدالرحمن کا طاعون کی وبا کے باعث انتقال ہو گیا۔ اور وہ آپ کے اکلوتے بیٹے تھے تو پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تعزیت نامہ کیا معنی رکھتا ہے۔

جواباً گزارش ہے کہ اگرچہ روایت مشہور یہی ہے کہ آپ کے فرزند ارجمند حضرت عبدالرحمن اپنے باپ کی موجودگی میں وصال فرما گئے۔ مگر اس بات سے بھی انکار ممکن نہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو دفعہ یمن تشریف لے گئے تھے۔ پہلی بار جب وہاں بھیجے گئے تو دیکھا کہ لوگ اپنے بادشاہوں کو سجدے کرتے ہیں واپسی پر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ان کے اس عمل کا ذکر کرنے کے بعد سجدے کی خواہش کی۔ نبی پاک ﷺ کی زبان حق ترجمان سے جو الفاظ صادر ہوئے ان کا مفہوم یہی ہے کہ اگر سجدہ اللہ کے سوا کسی اور کے لیے جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

حدیث کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔

عن معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالی عنہ) اَنَّهُ لَمَّا رَجَعَ مِنَ اليَمن قال: يَا رسولَ الله رأيتُ رِجالاً باليمن يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَفَلَا يَسْجُدُ لَكَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا بَشَرًا يَسْجُدُ بِالْبَشَرِ لَأَمَرْتُ المرأةَ أَنْ

---

[1] (فتاوی رضویہ، ص ۲۷۴،۴، امام احمد رضا خاں بریلوی م ۱۳۴۰ھ)

تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا [1]

اسی طرح اس تحقیق کی تائید امام ابونعیم کی "حلیۃ الاولیاء" سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا قاسم بن مُخَیْمِرَۃ (رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ جب یمن سے واپس تشریف لائے تو مصطفی جان رحمت ﷺ نے ان سے استفسار فرمایا: تم نے اپنے بعد لوگوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ عرض کی "میں نے انہیں اس حال میں چھوڑا ہے کہ ان کا مقصد صرف چوپایوں والا ہے۔"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو ان چیزوں کا علم رکھتے ہوں گے جن سے یہ لوگ جاہل ہیں مگر ان (علم رکھنے والوں) کا مقصد بھی ان جیسا ہی ہوگا۔ [2]

حدیث ہذا بالا کو امام احمد حنبل (رضی اللہ تعالی عنہ) نے مسند شریف میں نقل کیا اور امام احمد بن حنبل کی حدیث اور مُحدِّثانہ شان کے لیے اقوال علماء سے صرف یہی ایک قول ہی کافی ہے کہ علامہ ذھبی نے کہا کہ امام ابن ابی شیبہ فرمایا کرتے تھے کہ احمد بن حنبل سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ انہوں نے یہ حدیث کہاں سے لی (یعنی جو بات امام احمد بن حنبل فرمادیں

---

[1] (مسند امام احمد بن حنبل ج:5 ص ۳۸۳)

[2] ("اللہ والوں کی باتیں" ترجمہ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ج:1 ص ۴۳۶)
(امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی متوفی ۴۳۰ھ)

نوٹ: حیرت ہے کہ اسی کتاب میں دوسرے مقام پر صاحب حلیہ اس بات کے قائل ہیں کہ معاذ بن جبل نے سرکار دو عالم ﷺ کے وصال سے کچھ عرصہ پہلے ہی جانب یمن سفر کیا تھا۔ اس سے قبل وہ زندگی بھر آپ ﷺ سے کبھی بھی جدا نہ ہوئے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیے۔ "فلا یعلمُ لمعاذ غیبۃ فی حیاۃ رسول اللہ ﷺ الاّ إلی الیمن فقدم بعد وفاۃ النبی" (حلیۃ الاولیاء جلد اول ص ۲۴۴) حالانکہ قاسم بن مخیمرہ کی روایت بھی خود ہی لائے جو اُن کے دور رسول میں ہی یمن جانے اور واپس آنے پر غماز ہے۔ یہ الگ بات کہ روایت ہذا امام موصوف کی تحقیق کے مطابق ضعیف ہے مگر اس بات سے بھی انکار ممکن نہیں کہ حدیث ضعیف موضوع ہونے کو مستلزم نہیں ہوا کرتی۔

وہی حجت ہے ان سے دلیل نہیں پوچھی جائے گی کہ اس کا ماخذ بیان کریں ملاحظہ فرمائیے۔ [1]

"طبقات ابن سعد" میں ہے کہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کا صرف ایک نہیں بلکہ دو بیٹے تھے ایک کا نام عبد الرحمن تھا جبکہ دوسرے کا نام ہمیں معلوم نہ ہو سکا۔

"فكانَ ابْنَانِ لَهُ أَحَدُهما عبدُ الرّحمٰن ولم يُسَمَّ لنا الآخَرَ" [2]

امام ابن سعد کی اس قدر تصریح کے بعد یہ خیال ضرور آتا ہے کہ ممکن ہے سیدنا معاذ کے اولین قیام یمن کے دوران اسی دوسرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہو اور نبی کریم ﷺ نے بطور تعزیت، نامہ مبارک ارسال فرمایا ہو۔

الحمد للہ ہم نے اپنی علمی بساط کے مطابق پوری دیانت داری اور صدقِ دل سے جانبین سے علماء محدثین کے اقوال و تحقیق کو ضبط تحریر میں لانے کی حقیری کوشش کی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو اللہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور اگر اس تفہیم میں مجھ سے خطا واقع ہوئی ہو تو اللہ معاف فرمائے۔ حقیقتِ حال اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

غلام جیلانی چاچڑ نقشبندی

0308-6759246

☆☆☆

---

[1] ("سیر اعلام النبلاء" ج:11 شمس الدین محمد ذھبی)
بحوالہ: تذکرہ: سیدنا امام علی رضا (۱۴۸ / ۲۳) از مفتی ابو محمد اعجاز احمد (زاویہ پبلشر ۲۰۱۴)

[2] (الطبقات الکبریٰ، از امام ابو عبد اللہ محمد المعروف ابن سعد (۱۶۸ / ۲۳۵)): ج:3 ص ۴۳۷)

"رِسالہ مُبارکہ"

ترجمہ: "مَکْتُوب النَّبِیِ الْاَھْل فِیْ تَعْزِیَّۃِ وَلَدِ مُعاذِبْنِ جَبَل"

اللّٰہُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَرَسُوْلُہٗ

"مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ"

ترجمہ: "یہ خط اللہ (جَلّ وعَلا) کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف ہے۔"

"سَلَامٌ عَلَیْكَ"

"تمام آفات وتکالیف سے سلامتی میں رہو خصوصاً مصیبت میں جزع وفزع (رونا دھونا) بے صبری اور بے حوصلگی کی آفت سے"

"فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْكَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ"

"میں اللہ (جَلّ وَعلا) کی حمد وثنا کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں اور میں یہی پیغام تیری طرف بھی پہنچاتا ہوں"

" اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَكَ الْاَجْرَ "

"بعد از حمد دعا گو، ہوں کہ اللہ تعالیٰ (جَلّ وَعلا) آپ کو صاحب عزت بنائے اور اس مصیبت پر عظیم اجر وثواب عطا فرمائے یعنی آپ کو مصیبت میں صبر کی توفیق نصیب ہو، کیونکہ بندے کا اجر وثواب مصیبت میں صبر اختیار کرنے پر موقوف ہے۔ اور صبر نہ کرنے سے خدا

کے عذاب وعقاب کا حق دار ٹھہرتا ہے جیسا کہ فرمایا"

"وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقْنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ"

"خدائے لم یزل (جَلَّ جَلَالُہٗ) تیرے دل میں صبر ڈال دے اور وہ ذاتِ پاک (جَلَّ شانُہٗ) ہمیں اور تمہیں اپنی نعمتوں پر توفیقِ شکر نصیب فرمائے"

"فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللهِ (عَزَّوَجَلَّ) هَيِّنَةٍ"

"بیشک ہماری جانیں اہل واولاد اور مال ومنال سب اللہ ربّ العزّت (جَلَّ جلالُہٗ) کے خوشگوار عطیات ہیں"

"وَعَوَارِيَّةِ الْمُسْتَوْدِعَةِ"

"انہیں عاریتاً امانت ہمارے پاس رکھ چھوڑا ہے"

"یعنی یہ تمام نعمتیں جو اس مالک حقیقی نے ہمیں عطا فرمائی ہیں ہمیں ان کا حقیقی مالک نہیں بنایا بلکہ یہ نعمتیں ہمارے پاس بطور امانت ہی رکھی ہیں۔ یہ سب کچھ اس کی ملکیت ہیں وہ جس وقت بھی چاہے اپنی امانتیں واپس لے سکتا ہے۔"

شعر: وَمَا الْاَهْلُ وَالْمَالُ اِلَّا وَدِيْعَةٌ
وَلَا بُدَّ يَوْمًا اَنْ تُرَدَّ الْوَدَائِعُ

ترجمہ: "ہمارے اہل وعیال اور مال ہمارے پاس بطور امانت ہیں یقیناً ایک دن یہ سب امانتیں اس مالک کی طرف لوٹا دی جائیں گی۔"

"وَنَتَمَتَّعُ بِهَا اِلٰی اَجَلٍ مَعْدُوْدٍ یَقْبِضُھَا لِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ"

"اور ہم چند روز کی محدود و معیّن مدت تک جس قدر تک حکم ہوتا ہے اُن نعمتوں سے بہرمند و لطف اندوز ہوتے ہیں اور پھر وہ مالکِ حقیقی معیّن و مقرر وقت پر واپس لے لیتا ہے۔"

"ثُمَّ اَفْرَضَ عَلَیْنَا الشُّکْرَ اِذَا اَعْطٰی وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰی"

"پھر خدائے (عزّوجلّ) نے ہمیں ان نعمتوں پر بوقتِ عطا شکر لازم کیا اور نعمتیں واپس لینے پر صبر بھی ضروری قرار دیا۔"

(حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں)

"آدمی کے تمام اوقات واحوال چار قسم سے باہر نہیں نعمت ہو یا آزمائش، طاعت ہو یا مصیبت، نعمت کا وظیفہ شکر ہے، آزمائش میں صبر کرنا، طاعت میں رؤیت و توفیق یعنی اس کی دی ہوئی توفیق کو ملحوظ رکھنا اور معصیت میں توبہ کرنا چاہیے۔"

"فَکَانَ ابْنُکَ مِنْ مَوَاھِبِ الْاِلٰھِیَّۃِ وَعَوَارِیَّۃِ الْمُسْتَوْدِعَۃِ"

"تمہارا بیٹا اللہ تعالیٰ کے (خوشگوار) عطیات اور اس کی دی ہوئی نعمتوں میں سے عاریتاً بطور امانت تمہارے پاس موجود رہا"

"وَمَتَّعَکَ بِہٖ غِبْطَۃً وَسُرُوْرًا"

"تجھے اس بیٹے کے ذریعے ایسے لطف و سرور سے سرفراز فرمایا کہ لوگ اس کے فضائل وشمائل، خوش حالی اور خوبصورتی پر رشک کرتے تھے۔"

"يَقْبِضُكَ بِأَجْرٍ كَثِيْرٍ"

• "اور تجھے بڑا اجر وثواب دے کر اسے واپس لے لیا"

بعض نسخوں میں "کبیر" "بمعنی بسیار" آیا ہے یعنی اگر چہ واپس لے لیا لیکن اُس ذات پاک کی طرف سے اس پر اجر وثواب بھی سب سے عظیم تر عطا ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

جب اللہ تعالیٰ (جَلّ وعَلَا) کسی کا جگر گوشہ (بیٹا، بیٹی) لے لیتا ہے اور بندہ اس پر صبر کرتا ہے تو خداوندِ قدوس (جَلّ جلالہٗ) فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کیلئے بہشت میں ایک محل تیار کریں جس کا نام "بیت الصبر" رکھ دیں۔

"اَلصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى إِنْ صَبَرْتَ"

"اور اگر تو صبر چن لے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اجر وثواب پر امید رکھے تو خدا تعالیٰ کی ہدایت ورحمت تیرے لیے ہے"

یہ اس آیت کریمہ کے مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (البقرہ 155۔157)

"اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے، کہ جب انہیں کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ

کہتے ہیں بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اس کی بارگاہ میں لوٹ کر جانے والے ہیں" یہی وہ سعادت مند ہیں جن پر بخششوں اور رحمت کی برسات ہوتی ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں ۔[1]

"فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزْعُكَ أَجْرَكَ"

"صبر کیجیے تا کہ جزع وفزع اور بے صبری تیرا ثواب باطل اور ضائع نہ کر دے"

"فَتَنْدِمَ"

"پس روز قیامت ندامت و پشیمانی ہوگی کہ کاش میں نے صبر کیا ہوتا تو آج اجر و ثواب سے محروم نہ ہوتا۔"

"وَاعْلَمْ أَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئاً وَلَا يَدْفَعُ حُزْناً"

"(اے معاذ!) بغور سن اور خوب جان لے کہ بے صبری سے مصیبت ختم نہیں ہو جاتی اور نہ گئی ہوئی چیز واپس آ سکتی ہے اور بے صبری حزن و ملال دور نہیں کرتی بلکہ اس سے غم و اندوہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔"

"وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ"

"جو آفات و بلیات اور حادثات پیش آنے والے ہیں وہ یقیناً آ کر ہی رہتے ہیں۔"

شعر:

و عوّضت أجرًا مِن فَقيدٍ فَلا تكُن
فَقيدكَ لايَأتي وأجرك زاهل

---

[1] (انوار الفرقان فی ترجمۃ معانی القرآن علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ)

مفہوم شعر: "گمشدہ چیز واپس نہیں آسکتی (چیخ و پکار سے) اجر و ثواب ضائع نہ کر۔" ☆

" وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ " [1]

---

[1] ترجمہ: "اور صبر کیجیے بے شک اللہ اخلاص والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔" (ہود-11/115)

☆ یہ دوسرے مصرعے کا ترجمہ ہے۔ پہلے مصرعے کا ترجمہ اصل فارسی میں نہیں لکھا گیا۔

نوٹ: حضرت شیخ مُحدِّث رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں آیات کا ترجمہ نہیں لکھا اس لیے ہم نے ماضی قریب کے عالم دین علامہ شرف قادری کے ترجمہ قرآن سے استفادہ کیا۔ (مترجم)

ترجمہ مکتوب حضرت سید کائنات ﷺ در تعزیۃ پسر معاذ بن جبل کہ از عظماء صحابہ و اکابر این عصابہ بود (رضی اللہ عنہم)

الرِّسَالَةُ التَّاسِعَةُ وَالخَمْسُوْنَ تَرْجَمَةُ مَكْتُوْبِ النَّبِيِّ الْأَهَلِ فِيْ تَعزِيَّةِ وَلَدِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَرَسُوْلُهٗ

"مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ"

"این نامہ ایست از محمد ﷺ فرستادہ خدا بجانب معاذ بن جبل"

"سَلَامٌ عَلَيْكَ"

"سلامت و امن و بے گزندی باو ہمہ بر تو از آنچہا گزند با خصوصا از آفت بے صبری و شکیبائی و جزع و فزع در مصیبت"

"فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ"

"بدرستی من سپاس و ستایش میکنم خدا را کہ نیست خدا جز وے و میرسانم آنرا بسوے تو"

"اَمَّا بَعْدُ، فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ"

"و بعد از حمد، دعا میکنم ترا کہ بزرگ گرداند خدا مر ترا مزد و ثواب را برین مصیبت یعنے صبر وہد تا چہ اجر و ثواب بندہ را در مصیبت بر تقدیر صبر است و اگر چہ نکند مستحق عذاب و عقاب گردد چنانکہ فرمود"

"وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ" "و بدہد خدا و بیند از د از در دل تو صبر"

"وَرَزَقْنَا وَاِیَّاكَ الشُّكْرَ" "وروزی گرداند مارا و ترا شکر بر نعمتھائے وے"

"فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِیْنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ (عَزَّوَجَلَّ) هَنِیَّةٍ"

"پس بدرستیکہ ذاتہای ما و مالہای ما و اولاد ما ہمہ از بخششہائے خدا است گوارا"

"وَعَوَارِیَّةِ الْمُسْتَوْدِعَةِ"

"و عاریتہائے اوست و امانتہائے اوست کہ پیش ما نہادہ است یعنے ایں ہمہ نعمتہا کہ دادہ ملکِ ما نساختہ بعاریت دادہ است و بامانت نہادہ است ہمہ ملکِ اوست بہر وقت کہ خواہد بگیرد و بستاند"

شعر:

وَمَا الْاَهْلُ وَالْمَالُ اِلَّا وَدِیْعَةٌ
وَلَا بُدَّ یَوْمًا اَنْ تُرَدَّ الْوَدَایِعُ

"وَنَتَمَتَّعُ بِهَا اِلٰی اَجَلٍ مَعْدُوْدٍ"

"بہرہ مند و سودمند گردانیدہ میشویم ما بدان نعمتہائے تا مدت معدود و معین چندروز کہ حکم اوست"

"یَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ" "و میگیرد، دمی ستاند در وقتیکہ میداند"

"ثُمَّ اَفْرَضَ عَلَیْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰی"

"پس تر فرض گردانیدہ است حق تعالی بر ما شکر آن نعمتہا وقتیکہ میدہد"

"وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰی"

"وفرض گردانیدہ است صبر وقتیکہ بستاند و مبتلا گرداند"

"تمامہ احوال اوقات آدمی از چہار بیرون نیست، نعمت ست یا بلا، طاعت است یا معصیت وظیفہ در نعمت شکر است و در بلا صبر و در طاعت رویت و توفیق و در معصیت توبہ"

"فَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَوَاهِبِ الْإِلٰهِيَّةِ وَعَوَارِيَّةِ الْمُسْتَوْدِعَةِ"

"پس بود پسر تو از بخششہای خدا گوارا کہ دادہ بود ترا و از عاریتہا و امانتہاے دی تعالی کہ نہادہ بود نزد تو"

"وَمَتَّعَكَ بِهٖ غِبْطَةً وَّسُرُوْرًا"

"بہرہ مند و سودمند گردانید ترا، بوی در خوبی و خوشحالی کہ رشک می بُرند مردم بروی"

"يَقْبِضُكَ بِأَجْرٍ كَثِيْرٍ"

"وگرفت اورا، از تو بثواب بزرگ و در بعض نسخ "کثیر" بمعنی بسیار یعنی اگرچہ باز ستانید ولیکن اجر و ثواب براں دادہ، اجر و ثواب وی سبحانہ عظیم تر از ہمہ است"

"و در حدیث آمدہ است کہ "چون" جگر گوشہ یکی می ستاند و میر اند بفرشتگان امر میکند کہ برای او خانہ در بہشت بنا میکنند و نام آن خانہ "بیت الصبر" می نہند"

"اَلصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى اِنْ صَبَرْتَ"

"و، ورود رحمت حق تعالی و ہدایت مر تراست اگر صبر کردی و چشم بر، اجر و ثواب خدا، "داشتی" اشارتست بمضمون کریمہ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ

مُّصِيبَةٌ قَالُوٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (البقرہ155۔157)

"فَاصْبِرْ وَلَا يَحْبِطْ جَزْعُكَ اَجْرَكَ"

"پس شکیبائی کن و باید کہ باطل و نابود نگرداند بے صبری کردن تو ثواب ترا"

"فَتَنْدِمَ" "پس پشیماں شوی بروز آخرت کہ چرا صبر نکردم و اجر و ثواب از دست دادم"

"وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئاً"

"وبدانکہ بے صبری کردن دفع نمیکنند چیزے از مصیبت و بازنمی آرد، رفتہ را بسوے تو"

"وَلَا يَدْفَعُ حُزْناً" "و دور نمیکند غم و اندوہ را بلکہ زیادہ میگرداند آنرا"

"وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ"

"چیز یکہ فرد آیندہ است از بلا و حادثہ پس شوندہ و فرود آیندہ است البتہ"

شعر: و عوضت اجرًا من فقيد فلا تكن

فقيدك لاياتى واجرك زاهل

"انچہ گم شد و رفت باز نیاید باری اجر خود را، از دست مدہ"

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ٥

مصادر و مراجع حدیث معاذ بن جبل

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مؤلف
1	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱)
2	المستدرک	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف حاکم نیشاپوری (متوفی ۵۴۰۵)
3	طبرانی الاوسط	سلیمان بن احمد طبرانی (متوفی ۳۶۰ھ)
4	حلیۃ الاولیاء	ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی (متوفی ۳۴۰ھ)
5	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ)
6	التلخیص ذھبی	ابوعبداللہ شمس الدین محمد ذہبی (متوفی ۸۴۷ھ)
7	اللآلی المصنوعۃ فی احادیث الموضوعۃ	عبدالرحمن بن کمال الدین المعروف جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)
8	تعقبات السیوطی علی الموضوعات	عبدالرحمن بن کمال الدین المعروف جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ)
9	الطبقات الکبری	ابوعبداللہ المعروف ابن سعد (متوفی ۲۳۵ھ)
10	تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ عن احادیث الشنیع الموضوعۃ	ابوالحسن علی بن حسن ابن عراق الکنانی (متوفی ۹۶۳ھ)
11	حرز مثمین شرح حصن حصین	محدث علی قاری ہروی (متوفی ۱۰۱۴ھ)
12	اسرار المرفوعۃ فی اخبار الموضوعۃ	ملا علی قاری ہروی (متوفی ۱۰۱۴ھ)
13	کوثر النبی وزلال حوضہ الروی	علامہ عبدالعزیز پرہاروی (متوفی ۱۲۳۹ھ)
14	فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان بریلوی (متوفی ۱۳۴۰)
15	اولیاء اللہ کی باتیں (ترجمہ حلیۃ الاولیاء)	شعبہ تراجم مدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)
16	تذکرۃ امام علی رضا	مفتی اعجاز احمد
17	حصن حصین مترجم (اردو)	شیخ محمد ادریس میرٹھی

''شرح عقود رسم المفتی''

(عربی)

تصنیف

امام محمد امین بن عمر عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق

ڈاکٹر حامد علی علیمی

☆مخطوطات سے تقابل
☆مغلق عبارات کی تشریح وتوضیح
☆مشکل مقامات کی تسہیل
☆امام احمد رضا حنفی کے سات توضیحی مقدمات
☆نصوص کی اصل مآخذ سے تخریج
☆اختلاف نصوص کی حاشیہ میں وضاحت
☆تمام کُتب واَعلام کے تراجم
☆حسبِ ضرورت عنوانات کا قیام
☆فہرست فوائد
☆دیدہ زیب طباعت

ناشر

دار النور

(جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان)

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارسِ حفظ وناظرہ (للبنین۔ للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ وناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین۔ للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصص فی الفقہ الإسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الإسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالإفتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالإفتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلۂ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُتقدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر ونایاب مخطوطات، عربی واردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی ودنیاوی تعلیم کے حَسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر ومنگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔